دامان بلند ابر تر ہے		آئی ہے بہار ہر خیابان		ہے لطف ہواے گل بدامان

اور اس صحرا مین ہزارہا خیمے استادہ ہین اور بیچ مین ایک بارگاہ نصب ہے کہ وہ جواہر نگار ہے
اور عجیب تزک اُس بارگاہ کا ہے جب یہ قریب پوہنچے تو دیکھا کہ دو سو آدمی اُس بارگاہ
سے نکلے اور اُنھون نے کہا کہ اس بارگاہ مین چلیے اب جو یہ بارگاہ کے اندر گئے تو دیکھا کہ گیارہ کشتیان
جواہر سے بھری رکھی ہین اور تورہ پوش اُٹھے ہوئے ہین اُن آدمیون نے کہا کہ ان کشتیون
کو لیجیے اور لٹائیے یا کسی کو دیجیے یا آپ لیجیے عمرو نے وہ کشتیان لے لین پھر جو وہان
سے نکلکر چلے تو دیکھا کہ بارہ ہزار جلاد تیغے چوڑے چوڑے باندھے ہار ناک کان کٹے کاسے گلے
مین پہنے گردنی باندھے ایک طرف کھڑے ہین اُن آدمیون نے کہا کہ یہ اسواسطے
آئے ہین کہ دشمنون کو گردن مارین عمرو یہ سنکر چند قدم اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ تین سو شاہزادے
ہین اُنکے سرون پر تاج جواہر نگار ہین اور پوشاک نفیس جواہر دوز ہے جسم ان کے
مزین و مجلے ہین اور تین سو شاہزادیان ہین کہ اُنکے بھی سرون پر اور گلون مین تاج
اور لباس عمدہ مزیب و آراستہ ہے اب یہ سب سامنے اس بارگاہ کے آئے اب جو
دیکھا تو دو تخت بہت نادر اور کرسی یاقوت احمر کی بیچ بارگاہ مین بچھی ہے اور کرسی پر ایک
شخص بیٹھا ہے کہ عمامہ اسکے سر پر ہے اور کلغی بال ہما کی عمامہ مین لگی ہے اور پوشاک بھی
زر نگار گلے مین ہے عمرو کو دیکھکر وہ آدمی اٹھا اور قریب آکر اُسنے عمرو سے کہا کہ آپ کو مبارک
ہو کہ فوج افراسیاب نے شکست کھائی اور دن نحس کوکب روشنضمیر کے نکل گئے طبیعت
اب اُنکی اچھی ہے خدا کی عنایت سے بادشاہ مذکور خوشنود ہین آپ بھی ان قیدیون
کو زنبیل سے نکالیے دیر نہ کیجیے عمرو جاکر تخت پر بیٹھا اور خوشی مین آکر پہلے تو افراسیاب
اور حیرت اور خیال جادو کو زنبیل سے نکالا پھر تیلیون کو بھی افراسیاب
کی تمثال کر باہر چھوڑ دیا اور بدران و مجلس اور اسکی بہن ان تینون کو فرط محبت سے بٹھایا
اُسوقت وہ جو آدمی تھا کہ جسکے سر پر کلغی تھی اسوقت حال خواجہ کا گھبرایا اور دیکھا اس شخص
کو کہ رنگ رخ سیاہ معلوم ہوتا ہے وہ جو منہ پر اسکے سرخی تھی اور داڑھی سفید تھی تو داڑھی
نورانی ہے اور ہاتھ سیاہ پھیر ہین خواجہ یہ دیکھکر چاہتے تھے کہ گلیم اوڑھ لین اسوقت

ایک موتی صراحی دار اُس آدمی نے نکالا اور سامنے اِنکے اُسکو پھونکا کہ یہ بیہوش ہو گئے اور
اُسنے ایک سحر جو کیا تو ایک زنجیر طلائی عمرو کے گلے مین اور دست و پا مین پڑ گئی اور افراسیاب
و حیرت اور خیال جادو جو کہ ساتھ تھے وہ سب ہوشیار ہوئے اُسوقت اُس
آدمی نے کہا کہ اے افراسیاب تو نے اپنے تئین غارت ہی کیا تھا وہ تو خداوند دیجور
نے اپنی کتاب مین دیکھا اور اُسنے مجھے بھیجا کہ مین نے آکر تمکو چھڑایا اور اِسکو گرفتار کیا اب جلد
یہان سے چل افراسیاب نے کہا کہ مین عمرو کو مار لون تو چلون یہ ذکر تھا کہ ایک ابر سیاہ
پیدا ہوا اُس ابر مین سے ایک کوا نکلا اور اُسنے ایک کاغذ اِس کرسی نشین کو دیا اور افراسیاب
نے کہا کہ اس جینے سے تو مرنا بہتر ہے مین نہین جاؤنگا جب تک عمرو کو نہ مار لونگا یہ کہکر
خنجر کھینچا اور چاہا کہ قتل کرے اس کرسی نشین نے ہاتھ پکڑا اور ایک ابر قلعۂ نور افشان کی طرف
سے پھر نمودار ہوا اِس کرسی نشین کا نام نائب راشد الشیاطین ہے غرض جب وہ ابر
قریب پہونچا تو اُس کوے نے بازی کرنا شروع کی اور آوازین تڑاق تڑاق آنے لگین جو جو
آواز آتی ہے ہزارہا کوا پیدا ہوتا ہے چنانچہ ایک کوے نے منھ کھولا اُسکے منھ سے ایک پری
نکلی چھوٹے قد کی اور پانؤن پنجہ پر کوے کے رکھکر کھڑی ہوئی اور بزبان فصیح افراسیاب
سے کہا کہ اے شہنشاہ چلیے آپ کو مزرعۂ گندم پر چلنا ہوگا بس یہ کہکر اُسنے ایک قلابازی کھائی
اور تاریکی ہوگئی پھر جو روشنی ہوئی تو دیکھا نہ عمرو ہے نہ افراسیاب ہے نہ وہ کرسی نشین ہے
ایک دیوار سرخ رنگ شمال سے جنوب کی طرف چلی گئی ہے اور اُس دیوار کے ادھر میدان ہے
کہ اُسمین سر کٹے ہوئے تازے کہ گز بھر زمین سے اونچے ایستادہ ہین اور ہزارون ہاتھ اور
ہزارون پانؤن رانون سے تازہ کٹے ہوئے زمین پر پڑے ہین اور ہزارون دھڑ ہین کہ زمین پر ایستادہ
ہین خون تازہ اِن سب سے بہتا ہے اس میدان مین اور ایک ابر قلعۂ نور افشان
کیطرف سے وہان آیا اور وہ ابر شق ہوا تو دیکھا کہ بارہ ہزار خرس سوار اور بارہ ہزار گاؤ سوار
اور بارہ ہزار خر سوار اور بارہ ہزار شتر سوار کہ سب مسلح و مکمل تھے پیدا ہوئے اور ایک تخت
جواہر کار پر کوکب روشن ضمیر سوار ہے پشت پر اسکی چتر طلائی گردش کرتا ہوا آتا ہے کوکب
کا منھ بسبب بیماری کے زرد ہے اب ایک چمک ہوئی اور ایک ابر اور پشت پر ابر طلائی کے

سفید نمودار ہوا اور اس ابر سے ایک تخت کہ جسمین جواہر تعبیہ کیا ہوا تھا نکلا اس تخت پر ایک مرد پیر نہایت مقطع اور مہذب بزرگ ریش سفید تا بہ سینہ عمامہ سر پر عبا گلے مین بیٹھے تھے وہ تخت جب قریب تخت کوکب روشنضمیر آیا کوکب نے اٹھکر اس پیر مرد کی تعظیم کی اور ہاتھون کو بوسہ دیا مرد پیر نور افشان جادو قطب طلسم استاد کوکب روشنضمیر ہے اس پیر نے کچھ اسما کوکب کو تعلیم کیے اس عرصہ مین ایک سوار سبزہ آغاز آیا اور اسنے کوکب کو سلام کرکے کچھ اسم تعلیم کیے پھر یہ دونون چلے گئے اور کوکب نے اب قصد کیا کہ دشت فنا کو فتح کرون اس قصد سے اسنے وہ اسم جو نور افشان نے تعلیم کیا تھا پڑھنا شروع کیا اسوقت وہان سے ایک سر بلند ہوا اور ان خرس سوارون پر گرا کچھ خون کی بوندین اس سر سے ٹپکین اور مثل تیر شہاب کے وہ بوندین ہوکر ان خرس سوارون پر گرین کہ وہ جلکر خاک ہوے پھر ایک ہاتھ اٹھا اور آواز تڑاقے کی ہوئی اور ہزارون بوندین خون کی تیر شہاب بنکر شیر سوارون پر گرین کہ وہ بھی جلکر خاک ہوے اور خر سوار و نیل گاو سوار تلوارین کھینچکر کوکب کی طرف چلے کوکب اسم پڑھتا تھا کہ ایک پاؤن بلند ہوکر اور اس مین سے بوندین خون کی نکلکر تیر شہاب بنکر خر سوارون پر وہ تیر پڑے کہ وہ بھی جلے پھر دھڑون سے خون کی بوندین تیر شہاب بنکر نیل گاو سوارون پر پڑین وہ بھی جلے اسوقت کوکب نے کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ لاکھون آدمیون کی فوج آکر حاضر ہوئی کہ وہ سب فوج جھولیان سحر کی گلے مین ڈالے تھی اور ترنج ناریل نارنج اچھالتی ہوئی آتی تھی اب تخت کوکب نے آگے بڑھایا تو ایک دیوار بنی ہوئی دکھائی دی کہ اس دیوار مین خون بھرا تھا جب تخت اس دیوار کے قریب پونہچا تو آواز تڑاقے کی ہوئی اور بجلی چمکی اور اس دیوار مین دروازہ پیدا ہوا اور اس دروازے سے ایک آدمی نکلا کہ اسکے تین سر ایک گدھے کا ایک سور کا ایک آدمی کا مگر اسقدر خوفزدہ صورت کہ شیطان بھی اسکی صورت کو دیکھکر خوف کھاے ڈر جاے پانچ ہاتھ ہین ایک ہاتھ مین تلوار ہے ایک مین کلہ آگ کا ایک ہاتھ مین نیزہ ہے ایک ہاتھ مین تبر ہے اور ایک ہاتھ مین سر ہے تازہ کٹا ہوا پس اسنے نکلکر دروازے سے اس سر کو پھینکا جانب آسمان کہ اسمین سے ہزارہا ستارہ ٹوٹکر گرا اور فوج کے ہزارون آدمی دھڑ دھڑ جلکر خاک ہوے اور اسنے

تلوار اپنے سرون پر پھیری کہ وہ کٹ گئے اور زمین پر گر کر گھومنے لگے اور وہ سر جو گدھے کا ہے
وہ چار طرف پھرنے لگا اور زبان نکالکر دیکھتا تھا اُسوقت کوکب روشنضمیر نے قلمدان
سے ایک کاغذ نکالا اور اُس کاغذ پر کچھ اسم پڑھکر اسکے چھ ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا مارا اس
آدمی پر کہ اُسکا ہاتھ کٹ کر زمین پر گر پڑا بس دھڑ اسکا مار مار کرتا ہوا جھنجھلا کر اسطرف دوڑا
اور پیچھے اُسکے ایک شیدی ہے کہ وہ جامہ پہنے ہے پگڑی باندھے قلمدان ہاتھ مین لیے ہے
کہ اس قلمدان پر بہت سی فردین رکھی ہین وہ بھی آتا ہے ادھر کوکب نے ایک پرچہ کاغذ اُس
آدمی کے مارا کہ دوسرا ہاتھ اُسکا کٹ کر زمین پر گرا پھر وہ آدمی آگے بڑھا اور چاہتا تھا کہ کوکب
سے لپٹ جائے کوکب نے وہ چارون کاغذ مارے کہ وہ جلکر خاکستر ہوا اب شیدی نے چاہا
کہ مین حربہ کرون فرد کاغذ کی اُٹھانے نہ پایا تھا کوکب نے وہ ایک پرچہ کاغذ کا باقی جو
چھ مین سے رہگیا ہے اُسپر بھی مارا کہ یہ جلکر خاک ہوا اور پھر دو پرچے کاغذ کے نکال کر اُس دیوار
اور میدان فنا کے سرون اور ہاتھون پر مارے کہ وہ بھی سب فنا ہوئے یعنے جلکر خاک
ہوگئے اب صحرائے خوفناک رہگیا نہ وہ دیوار خون آلودہ ہے نہ وہ سر ہین دو ساحرون کی
لاشین البتہ وہان پڑی تھین اُسوقت کوکب آگے چلے دشت فنا کو فتح کرکے یہانتک کہ ایک درہ
پہاڑ کا انکو ملا اس درے مین بالکل اندھیرا تھا ہاتھ کو ہاتھ نہ معلوم دیتا تھا فوج جو کوکب نے
بلائی تھی وہ بھی اسکے ساتھ ہے اب کوکب اس درہ مین قدم زن ہوا جب نصف راستہ
طے کیا تو پکارا کہ او قہقہا جادو یہ کہنا تھا کہ آواز آئی حاضر اور اگر وہ حاضر ہوا ایک ساحر تھا
کہ جھولی گلے مین پتھر کی ڈالے تھا کوکب نے اس سے کہا کہ ہان روشنی کر قہقہا نے ایک
گوہر پتھر جھولی سے نکال کر سحر پڑھا کہ وہ روشن ہوا اسکو اسنے ایکطرف پھینکا اور وہ درہ سے
باہر نکلے تو دیکھا یہان بھی اندھیرا ہے مگر ایک ابر سیاہ رنگ گھر آیا کہ اسمین ہزارہا چاند ہین اور
ہر چاند مین ایک مشعل روشن ہوئی اب بخوبی معلوم ہونے لگا اور دیکھا کہ ایک سڑک ہے اُس
سڑک پر سنگ موسی لگا ہے اور دونون طرف سڑک کے درخت ہین جوہی اور کیتکی کی بوے
خوش آتی ہے کوکب سیر دیکھتا ہوا چلا دو پہر کامل سواری اُسکی چلی تو ایک درہ پہاڑ کا
بہت بڑا ملا کہ اسمین ہزارہا محراب بنے تھے اور عرض اس درہ کا کوس بھر کا اور طول دو کوس کا

اور ہر محراب مین ایک ایک موتی بہت بڑا لٹکا ہوا ہے بس جیسے ہی سواری اس درہ مین پہونچی وہ
موتی تڑاق تڑاق پھٹے اور غبار نکلکر اُس لشکر پر چھایا اور چھت سی بندھ گئی اور ایک درخت
بہت بلند اُس مقام پر تھا کہ اُسپر ایک چیل بیٹھی تھی اُسوقت کوکب نے قہقہا جادو سے کہا
کہ مار تو حربہ اپنا بس اُسنے نکالکر کچھ دانے ماش کے سحر پڑھکر مارے کہ اُس چھت مین ہزارہا چھید
پڑے لیکن اس چیل نے ایک آواز مہیب دی بہت زور سے چلائی اُسکی آواز کا دینا تھا کہ
بجلی چمکی اور ہزارہا انگارا اُن چھیدون سے گرنے لگا اور تمام لشکر مین تلاطم ہوا اُسوقت
کوکب نے آواز دی کہ او کرگس حاضر ہو آواز دیتے ہی سب نے دیکھا کہ پشت کی طرف
سے ایک پرندہ چلی آتی ہے اور آکر سامنے کوکب کے استادہ ہوئی کوکب نے کہا کہ او
کرگس طلسمی جا مار تو اس چیل کو یہ حکم سنکر چلی اور کچھ دور چلکر گدبنی اور اُس نے اس چھت کو کہ مثل
آسمان گھری تھی اپنے پرون کو مارا کہ وہ چھت شگافتہ ہوئی اور یہ گد جاکر قریب چیل کے پہونچا
چیل نے چاہا کہ مین اسکو مارون لیکن گدنے گلا اُس چیل کا منقار سے پکڑا اور نیچے
سے داب دیا تاریکی ہو گئی غل ہوا کہ مارا اُس شخص کو کہ جسکا نام تھا عصفور جادو اور نگہبان
تھا اُس جا کا اب جو دیکھا تو ایک نعش ساحر کی پڑی ہے طوق زمردین گلے مین ہے کوکب
نے کرگس سے کہا کہ یہ طوق لے لے تیرے کام آئیگا گدنے جاکر وہ طوق لے لیا اُسوقت آواز آئی
کہ ارے یہ اندھیر دیکھو کہ مارا بھی اور طوق بھی لے لیا پرائے گھر مین آکر خیر کہان جاؤ گے اب
ایک ریچھ پیدا ہوا کہ وہ لاش عصفور کی اُٹھا لے گیا اب سواری آگے چلی تھوڑی دور چلے تھے
کہ دیکھا ہزارون خرس چلے آتے ہین اور ایک ریچھ پر ایک ساحر سوار ہے اور اُسنے
آکر قہقہا جادو کے آدمی کو مارنا شروع کیا کوکب نے اُسوقت پکار کر کہا کہ لے ارکان
حاضر ہو یہ کہنا تھا کہ دیکھا ایک شیر چلا آتا ہے وہ شیر قریب آکر ڈکارا کہ اُس خرس سوار کا
سر پھٹ گیا اور جلکر خاک ہو گیا اب سواری آگے بڑھی کوس بھر زمین پہونچے ہونگے کہ دیکھا ایک
شخص قوی ہیکل منھ بندر کا دو ہاتھ پیٹھ پر بندر کے اور دو ہاتھ جدا آگے ہین وہ آدمی ہے کے سامنے
سے آکر پکارا کہ کیون شامت آئی ہے بہتر یہی ہے کہ پھر جاؤ نہین تو مارے جاؤ گے پس قہقہا
جادو نے کہا کہ کیا جھک مارتا ہے جا دور ہو اُسنے وہ ہاتھ جو پیٹھ پر تھے منھ کے پاس لاکر